
I
SEVEN CARDS, ONE DECK
JESUS OF NAZARETH
I

یسوع — مفت دینے کی طاقت

SEMANTIC REALITY 2026 · FOUNDATIONS 16

دنیا کی ہر طاقت کچھ نہ کچھ مانگتی ہے۔ ایک ووٹ۔ ایک خریداری۔ ایک دستخط۔ ایک وفاداری۔ ایک مفاد۔ محبت بھی، جب ایک بار اداروں میں داخل ہو جائے، تو دیر یا سویر بل پیش کر دیتی ہے۔

پھر ایک انوکھی قوت بھی موجود ہے جو لین دین کی منطق سے بچ نکلتی ہے۔ مفت دینا۔ یہ دنیا کی سب سے پرانی طاقت ہے، اور ساتھ ہی سب سے کم سمجھی گئی۔

یسوع آغاز نہیں تھا، مگر وہ پہلا تھا جس نے کلام کی زبان کو استعمال کیا اور اسے ایک ایسے بیانیے میں بدل دیا جو اپنے پیروں پر چل سکے۔ اس نے کوئی فوج نہیں بنائی۔ کوئی بینک قائم نہیں کیا۔ کوئی ہیکل نہیں کھولا۔ کوئی علاقہ فتح نہیں کیا۔ اس نے ایک کہانی تخلیق کی۔

اور جب کوئی کہانی اتنی مضبوط ہو جائے کہ اپنے راوی کے بعد بھی زندہ رہے، تو کچھ ایسا جنم لیتا ہے جسے طاقت فوراً پہچان لیتی ہے: اثر۔ تبھی مفاد پیدا ہوا۔ اس سے محبت کرنے کا مفاد نہیں۔ اسے سمجھنے کا مفاد نہیں۔ اس سے لڑے بغیر اسے اپنی مرضی سے چلانے کا مفاد۔

ایک راوی کے طور پر، یہ وہ منظر ہے جس کا میں تصور کرتا ہوں۔ چوغے میں ایک آدمی۔ دراز قد۔ خوبصورت۔ لمبے بال۔ صاف شیو۔ وہ ایک شور مچاتے ہجوم میں سے گزرتا ہے اور آواز بلند کیے بغیر بھی بولنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ سب سے بات نہیں کرتا۔ وہ ہر ایک سے بات کرتا ہے۔ تھوڑے الفاظ۔ صحیح الفاظ۔ ایسے الفاظ جو حکم نہیں دیتے۔ ایسے الفاظ جو کھولتے ہیں۔ ایسے الفاظ جو خاموشی سے زیادہ شور کرتے ہیں۔

نبی اسی طرح پیدا ہوتا ہے۔ اُس وقت نہیں جب کوئی اس کا اعلان کرے۔ اُس وقت جب لوگ دوسروں کو اس کے بارے میں بتانے لگیں۔

مگر ہیکل کے لوگوں نے محسوس کیا کہ کچھ بدل رہا ہے۔ حاضری کی تعداد گھٹ رہی تھی۔ تجسس کا رخ بدل رہا تھا۔ توجہ کا بھی۔ اور جو توجہ پر

قابو رکھتا ہے وہ طاقت پر قابو رکھتا ہے۔

چنانچہ انہوں نے اسے محل میں طلب کیا۔ سرکاری طور پر یہ سمجھنے کے لیے کہ وہ کون ہے۔ درحقیقت یہ سمجھنے کے لیے کہ اسے کیسے روکا جائے۔

اس نے فریسیوں کا چغہ نہیں پہنا تھا۔ اس نے پگڑی نہیں باندھی تھی۔ اس کے پاس اختیار کے نشان نہیں تھے۔ اور اس کی وہ لمبی داڑھی تو بالکل نہیں تھی جو اُس زمانے کے غالب فارمیٹ کی پہچان تھی۔

اپنی پوچھ گچھ میں انہوں نے اسے باڑ کے اندر واپس لانے کی کوشش کی۔ اسے کوئی زمرہ دینے کی۔ اس کے لیے کوئی لیبل ڈھونڈنے کی۔ اسے اُس چیز کا ایک کمتر روپ بنا دینے کی جسے وہ پہلے سے جانتے تھے۔ مگر وہ ہر بار پھسل کر نکل جاتا۔

اور ایک جواب سب سے بڑھ کر وقت کو تیر کی طرح چیرتا محسوس ہوتا ہے: تم میری آنکھ کا تنکا کیوں دیکھتے ہو، اور اپنی آنکھ کے شہتیر کی فکر کیوں نہیں کرتے؟

اشارہ داڑھی کی طرف تھا۔ کیونکہ ہر طاقت دوسرے کی تفصیلات تب جانچتی ہے جب وہ اپنے تضادات کا دفاع نہیں کر پاتی۔ اپنے نظام سے اس نے لوگوں کو ایک نیا امکان سکھایا تھا: فارمیٹ سے باہر جینا۔ نظام کے خلاف نہیں۔ اس سے باہر۔ جو کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ نظام مخالفوں کے خلاف اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ البتہ انہیں اُس شخص کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے جو بس ان کے قواعد کے مطابق کھیلنا چھوڑ دیتا ہے۔

پھر سیاست نے اپنا راستہ لیا۔ ہمیشہ لیتی آئی ہے۔ جب وہ برابر کی لڑائی میں اسے شکست نہ دے سکی، تو اس نے دنیا کا سب سے پرانا ہتھیار استعمال کیا: منہا کرنا۔ چھین لینا۔ گھٹا دینا۔ سادہ بنا دینا۔ عوام کو پہلے سے کیے ہوئے فیصلے کے سامنے لا کھڑا کرنا۔

چوک میں سودا اسی طرح آیا جیسے ہر اچھی طرح تیار کی گئی کارروائی آتی ہے۔ جمہوریت کا بھیس بدل کر۔ صاف شیو یسوع، یا داڑھی والا برابا۔ آزادی یا فارمیٹ۔ غیر متوقع پن یا وابستگی۔

کھیل آسان تھا۔ فارمیٹ جیت گیا۔ جیسا کہ تقریباً ہمیشہ ہوتا ہے۔

مگر عین شکست کے لمحے میں، مفت دینے نے اپنی اصل فطرت دکھائی۔ کیونکہ روایتی طاقت ردِعمل دکھاتی ہے۔ مفت دینا سمجھتا ہے۔ اور اس نے ایک ایسے جملے سے جواب دیا جسے کوئی ادارہ، کوئی حکومت اور کوئی الگورتھم ابھی تک پوری طرح بیان نہیں کر سکا: انہیں معاف کر دے، کیونکہ وہ ابھی نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

یہ کوئی جواز نہیں تھا۔ یہ ایک تشخیص تھی۔

باقی کام اس کے حواریوں نے کیا۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی۔ یا شاید اس سے بھی نایاب کوئی چیز۔ انہوں نے ایک ایسا بیانیہ لکھا جو ہزاروں برس زندہ رہ سکے۔ ہر زبان میں ترجمہ ہوا۔ ہر ثقافت سے گزرا۔ ہر مذہب نے اس کی تعبیر کی۔ اس پر اعتراض ہوا، اس سے محبت کی گئی، اسے بگاڑا گیا، دوبارہ لکھا گیا، اس کا دفاع کیا گیا اور اس پر حملہ کیا گیا۔ اور پھر بھی یہ آج تک یہیں ہے۔ کوئی کارپوریٹ شعبہ کبھی اس کی تقسیم کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ کوئی اشتہاری لے آؤٹ، اس کی مدت کا۔ کوئی لوگو، اس کی پہچان کا۔ کیونکہ مصنوعات منڈیوں سے گزر کر سفر کرتی ہیں۔ بیانیے لوگوں سے گزر کر سفر کرتے ہیں۔

اس منظر میں کوئی کفر نہیں۔ صرف بیان کرنے کا مطلق حق ہے۔ ایک ایسا حق جو ان کی منڈیوں سے باہر چلتا ہے، آزاد اور بے پروا۔ اور جو متفق نہیں، وہ دوسری کتابیں ڈھونڈنے کے لیے آزاد ہے، جہاں وہ جو بھی فارمیٹ اسے زیادہ راس آئے، پڑھ سکے۔

آخرکار یہی یسوع کا پتا ہے۔ زور کی طاقت نہیں۔ پیسے کی طاقت نہیں۔ حکومت کی طاقت نہیں۔ مفت دینے کی طاقت۔ وہ واحد طاقت جو اپنے راوی کے کھیل کی میز سے اٹھ جانے کے بعد بھی گردش کرتی رہتی ہے۔

Ferdinando
⚔️ *Gillette Man*